آزادیِ نسواں
مغربی افکار پر مبنی صنف نازک کی نام نہاد آزادیٔ کی حقیقت اور
عورت کو اسلام کے عنایت کردہ مقام و مرتبہ پر قرآن وسنت کی روشنی
میں لکھی گئی
ایک منفرد نظم
مُصنّف
مولانا بابُر حسین بآبر فاضل بھیرہ شریف
قمر العلوم جامعہ معظمیہ قمر سیالوی روڈ گجرات

آزادیٔ نسواں

مغربی افکار پر مبنی صنفِ نازک کی نام نہاد آزادی کی حقیقت اور عورت کو اسلام کے عنایت کردہ مقام و مرتبہ پر قرآن و سنت کی روشنی میں لکھی گئی ایک منفرد نظم

از

مولانا بابر حسین بابر فاضل بھیرہ شریف
قمر العلوم جامعہ معظمیہ
قمر سیالوی روڈ
گجرات

نام کتاب	آزادیٔ نسواں
مصنف	مولانا بابر حسین بابر
دیباچہ	صاحبزادہ ظہیر الدین معظمی
اشاعت	محرم ۱۴۲۳ھ
کمپوزنگ	محمد شفیق سیالوی روزنامہ "جذبہ" گجرات Ph:29696-28697
قیمت	

ملنے کا پتہ

قمر العلوم جامعہ معظمیہ قمر سیالوی روڈ گجرات۔ Ph:522555

ماشاءاللہ بلڈنگ میٹریل سرگودھا روڈ گجرات Mobil:0320-5519827

انتساب:۔

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو ازواجِ مطہّرات اور بناتِ رسول ﷺ کے نام کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

بابر

حسنِ ترتیب

پیش لفظ

اس سے بڑھ کر بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کا نسخہ کیمیا (قرآن و سنت) جس قوم کے پاس ہے وہ خود زوال کا شکار ہے۔ اُمتِ مسلمہ، جس کی ذمہ داری اقوامِ عالم کی قیادت ہے وہ اپنے ہر معاملہ میں اغیار کی دست نگر نظر آتی ہے۔ حتیٰ کہ اپنے نظریات بھی بھول چکی ہے۔ اور کفار کی ذہنی غلامی کا ثبوت دے رہی ہے۔

افسوس اس بات پر ہے کہ ہم نے ترقی و کامرانی کا وہ راستہ متعین کر لیا ہے جو سراسر اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے۔ دین، مذہب، جائز، ناجائز اور حلال و حرام کے الفاظ کو ہم نے بنیاد پرستی، رجعت پسندی اور تنگ نظری یقین کر لیا ہے۔ ہم ہر معاملے میں اقوامِ عالم سے پیچھے سہی لیکن ہمارا خاندانی نظام اتنا قابلِ رشک اور مضبوط ہے کہ جس پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں اور مغرب و یورپ کے سامنے بطورِ نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن عقل خوردہ اور مغرب زدہ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ہماری عورت کو بھی مغربی عورت کی طرح دیکھنا چاہتا ہے۔ پردہ، چادر اور چار دیواری قدرت کا وہ انمول تحفہ ہے، جس سے بڑھ کر بنتِ حوّا کے لئے دنیا کی کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ اس میں عورت کا تقدس اُس کا احترام، آزادی اور جملہ حقوق کا تحفظ موجود ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کو علم کے زیور سے محروم رکھا جائے۔ یا اسے علاج معالجے کی سہولتیں مہیا نہ کی جائیں۔

اسلام ایک اعتدال پسند مذہب ہے، جس میں کسی بھی قسم کی انتہاء پسندی اور افراط

وتفریط کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔ یہ نہ تو علم وفن کے نام پر اختلاطِ مرد وزن کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی غیرت کے نام پر اسے اُس کے جائز حقوق سے محروم کرتا ہے۔ ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ پردہ خدا کا حکم ہے اور غیر محرم کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہے۔ لیکن ہم اس بات پر بضد ہیں کہ برقع بنیاد پرستی کی علامت ہے اور مردوں کے سامنے بال کھول کر آ جانا اور ان سے ہاتھ ملانا ترقی یافتہ ہونے کی دلیل ہے۔ میں آزادیٔ نسواں کا پرچار کرنے والوں سے فقط اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر پردہ رجعت پسندی اور بنیاد پرستی کی علامت ہے تو پھر آپ کا قرآن و سنت کی واضح تعلیمات کے بارے میں کیا خیال ہے؟

یاد رکھئے! اسلام وہ واحد مذہب ہے جو عورت کو عزت و ناموس کی اُس منزل پر پہنچا دیتا ہے جس کا تصور دنیا کے کسی بھی دوسرے مذہب میں موجود نہیں۔

مولانا بابر حسین بابر فاضل بھیرہ شریف
قمر العلوم جامعہ معظمیہ
قمر سیالوی روڈ
گجرات

دیباچہ

تعارف کے سلسلہ میں خوشامد اور مبالغہ آرائی جس قدر غیر مناسب ہے، حقائق سے اعراض اور اغماض بھی اتنا ہی ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ شاعر موصوف کے احوال کا مجمل اور محتاط جائزہ کچھ یوں ہے۔

نام	بابر حسین
تخلص	بابر
ولادت	۱۹۷۴ء
تعلیم	بی، اے، فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
پیشہ	تعلیم و تعلم
پہلی تصنیف	آزادیٔ نسواں

مولانا بابر حسین بابر صاحب ان دنوں قمر العلوم جام معظمیہ میں نونہالانِ قوم کو زیور تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ کر رہے ہیں۔ چونکہ دورِ طالب علمی ہی سے شعر و سخن سے خاصا لگاؤ رکھتے تھے اور طبع بھی موزوں پائی تھی اس لئے وارداتِ قلبی کو شعری قالب میں بڑی مہارت کے ساتھ ڈھالنے پر قدرتِ تامہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ محترم بابر صاحب نے جتنی پر خلوص، پرسوز، پراثر اور ادب و احترام کی حدوں کو ملحوظ رکھ کر نعتیں تحریر کی ہیں یقیناً اردو شاعری کے نعتیہ باب میں ایک خوشگوار اضافہ ہوگا۔ انکی نعت غزل کے کیف و سرور سے لبریز ہے۔ اس میں بے ساختگی جذبہ و احساس کی والہانہ شدت اور دل سوختگی کی فراوانی ہے۔

ناشر

چنانچہ نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

ان کی زلفوں کو چھو کے جو آئی ہوا
وجد میں آگئے پھول گلزار کے
چاندسورج ستارے ہیں محتاج سب
اے رسولِ خدا تیرے انوار کے
ان کو بابرؔ خدا نے وہ شانیں ہیں دیں
لفظ ملتے نہیں جن کے اظہار کے

محترم بابر صاحب نے اپنی کیفیات اور احساسات وجذبات کو کئی طرح سے بیان کیا ہے۔لیکن اکثر وبیشتر ان کا لہجہ آفاقی رہتا ہے۔ان کے کلام میں ایک عالمگیر اپیل ہے انہوں نے ایک محبت بھرے دل کے جذبات کی عکاسی کی ہے حسن کی ہر ادا اور عشق کے ہر ردِعمل کو بیساختگی کے ساتھ زبانِ فصیح اور پیرائے لطیف میں منضبط کیا ہے انہوں نے الفاظ کا چناؤ تراکیب کی چستی بحروں کا انتخاب اور حروف کی صوت بندی اس خوبی سے کی ہے کہ کلام میں انتہائی شیرینی اور روانی پیدا ہوگئی ہے۔ان کے ہاں ذوق وشوق، عشق ونشاط اور اصلاح بیان ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں ان کے کلام کو بجا طور پر سہلِ ممتنع کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔

غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

محبت اک حقیقت ہے فسانہ بن نہیں سکتی
دلِ مردہ کی تاروں کا ترانہ بن نہیں سکتی
ہمیشہ مجھ کو وہ نفرت سے ملتے ہیں مگر میری
زمینِ دل عداوت کا ٹھکانہ بن نہیں سکتی

حیاتِ جاوداں بخشی تمہاری دید نے مجھ کو
اجل بھی میرے مرنے کا بہانہ بن نہیں سکتی
تبسم اس نے فرمایا چمن کو مل گئی یا بَر
بہار ایسی خزاں کا جو نشانہ بن نہیں سکتی

انکی اکثر غزلوں میں جذباتی تسلسل پایا جاتا ہے۔ جس شدت کے ساتھ جذبہ ان پر طاری ہوتا ہے اسی شدت کے ساتھ اسے شعری قالب میں ڈھال دیتے ہیں۔ یقیناً ان کی یہ بے ساختگی مقبولیت کا باعث بنے گی ان کی زبان صاف اسلوب دلکش اور خیالات سادہ ہیں۔ خاص طور پر اس کتاب میں شامل ایک طویل نظم بعنوان ''آزادیٔ نسواں،، میں ایسا پر اثر اسلوب اپنایا ہے کہ بس پڑھتے ہی دل کی اتھاہ گہرائیوں میں طلاطم برپا ہو جاتا ہے۔ یقیناً یہ نظم نئی نسل کو راہ صواب پر گامزن کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

اسلام نے ہمیں جن احکامات پر عمل پیرا ہونے کا حکم صادر فرمایا ہے ان احکامات میں ہمارا، ہماری قوم کا بلکہ پوری انسانیت کی فلاح کا راز پنہاں ہے اور جن امور کے ارتکاب سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے ان میں ہم سب کا نقصان پوشیدہ ہے کیونکہ ان امور کا آمر اور ناھی تمام تر حکمتوں کا سرچشمہ ہے اور قول الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ کے تحت اس کے ہر قول میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے۔ خواہ عقل انسانی اس حکمتِ مخفیہ کا ادراک کر سکے۔ یا اپنی کوتاہ ہمتی کے باعث ادراک کرنے سے عاجز و قاصر ہی رہے۔

اسلام اپنے متبعین کو صرف ناجائز امور ہی سے نہیں روکتا بلکہ ان تمام ذرائع پر بھی قدغن لگاتا ہے جو انسان کو راہ ہدایت سے برگشتہ کرنے پر ابھارتے ہیں اس لئے کہ جب گناہ کے وسائل ہی مفقود ہوں گے اور اسکی طرف جانے والے سارے راستے مسدود ہوں گے تو پھر افعال شنیعہ کا ارتکاب آسان نہ ہوگا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکیٰ لھم،،

(اے حبیبِ مکرم مومنوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں کیونکہ یہ ان کے لئے نہایت ہی پاکیزہ طریقہ ہے۔)

اس آیتِ کریمہ میں ان ذرائع کا قلع قمع کیا جارہا ہے جو بدکاری جیسے جرمِ شنیع کا باعث ٹھہرے ہیں۔ بدکاری اور فحاشی کے لئے سب سے پر خطر راستہ نظر کا ہے۔ نورِ نظر اللہ کریم کی بے پایاں نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ جہاں منعم حقیقی نے انسان کو آنکھ جیسی نعمت عطا فرمائی وہاں مزید احسان فرماتے ہوئے اس کے استعمال کا طریقہ بھی سکھلا دیا۔ کہ یہ منظر چونکہ تمہارے لئے باعث نقصان ہے اس کی طرف نظر نہ کرنا، جب نگاہ کسی غیر محرم کی جانب نہ اُٹھے گی تو اس کی طرف میلان بھی نہ ہوگا اور جب دل میں میلان یا اس کی طرف کشش پیدا نہ ہوگی برائی کا ارتکاب بھی ممکن نہ رہے گا۔ خود آقائے دوجہاں ﷺ نے نظر بازی سے منع فرمایا ہے۔

" ان النظر سھم من سھام ابلیس مسموم من ترکه مخافتی ابدلته ایماناً یجد حلاوتھا فی قلبه،، (طبرانی، ابن کثیر)

ترجمہ: نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو اس کو میرے خوف کے باعث چھوڑ دیتا ہے۔ تو میں اسے اس کے عوض میں ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت اور شیرینی وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

مسند امام احمد میں حضرت ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

"ما من مسلم ینظر الی محاسن امرأة ثمّ یغض بصره الا اخلف اللّٰه له عبادة یجد حلاوتھا،،

ترجمہ:۔ جس مسلمان کی (اچانک) نظر کسی عورت کے حسن و جمال پر پڑ گئی اور پھر اس نے (فوراً) نگاہ ہٹالی تو اللہ کریم اسکی عبادت میں زیادہ لطف اور لذت پیدا فرمادے گا۔

دخترانِ اسلام کے لئے بھی نگاہیں پست رکھنے کے بارے میں وہی احکام ہیں جو مردوں کے لئے ہیں۔ ایک روز بارگاہِ نبوت میں حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما حاضر تھیں دریں اثنا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے جو نابینا تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو حکم دیا۔ احتجبا منه. یعنی تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ الیس اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا. آقا کیا یہ نابینا نہیں ہیں۔ نہ ہمیں دیکھ پائیں گے۔ اور نہ پہچان سکیں گے۔ ارشاد فرمایا۔ فعمیا وان انتما الستما تبصرانه. کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم دونوں بھی انہیں دیکھ نہیں سکتیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ مردوں کے لئے عورت کا ستر ہاتھ اور منہ کے علاوہ اسکا پورا جسم ہے جسے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے مرد حتی کہ والد اور بھائی کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہئے نیز عورت کو ایسا باریک اور چست لباس بھی استعمال نہ کرنا چاہئے جس سے بدن کے اعضاء کی ساخت نمایاں ہو۔ حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بہن حضرت اسماء آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئیں کہ انہوں نے باریک لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ فخرِ دو جہاں نے اپنا رخ زیبا پھیر لیا اور فرمایا۔

”یا اسما ان المرأة اذا ابلغت المحیض لم یصلح لها ان یری منها الا هذا وهذا واشار الی وجهه و کفیه۔“

ترجمہ: اے اسماء جب کوئی لڑکی سنِ بلوغ کو پہنچ جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ

منہ اور ہاتھ کے علاوہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے۔ (ابوداؤد)

قادر مطلق عمل کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم بابر صاحب کی زندگی درس و تدریس میں گزر رہی ہے انہوں نے بڑی عرق ریزی اور جان فشانی کے ساتھ اپنے دلی جذبات واحساسات کو شعری قالب دیا ہے وہ ایک محبِ وطن اور ہمدرد کی حیثیت سے ملک وقوم کے فلاح و بہبود کے بارے متفکر رہتے ہیں دورِ جدید کے بدلتے تقاضوں کے مطابق نئی نسل کی بہتری اور اصلاح کے لے مختلف تدابیر اور تجاویز فراہم کرتے ہیں۔ انکی اکثر و بیشتر شاعری خالص دینی و مذہبی افکار پر مبنی ہے وہ اپنے دل کی بات کو اتنے پر اثر لہجہ میں کہتے ہیں سامع و قاری کے من میں اترتی چلی جاتی ہے۔ امید ہے کہ ان کے جذبات کو عوامی سطح پر غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوگی۔

؎ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

صاحبزادہ ظہیر الدین معظمی

ایم اے (پنجاب)

قمر العلوم۔ گجرات

حمد

ظاہر و باطن ہے تو اور جلوے تیرے ہیں عیاں
تو ہے لا محدود بھی عقل و نظر سے بھی نہاں

ذرّے ذرّے میں ترے انوار ہیں جلوہ فگن
ہر جگہ ہر چیز میں ہیں تیری قدرت کے نشاں

ہو نبی کا معجزہ یا ہوں کراماتِ ولی
اس میں ہے بس کار فرما تیری قدرت بے گماں

ساری دنیا ہے خدایا! تیری قدرت کی دلیل
تیری ذاتِ پاک کا پھر کفر ہے ممکن کہاں؟!

تیری تعریف و ثنا بس کر گئے میرے نبی
بابرِؔ بے کس سے تیری حمد ہو کیسے بیاں!

نعت

کروں بات کیا ترے حسن کی، ترا نقشِ پا بھی حسین ہے
ترے حسن سے مٹیں ظلمتیں، ترا حسن حسنِ مبین ہے

ترا آستاں ہے خدا کا در، اِسی در کی خاک میں ہے شفا
مری مشکلیں بھی آسان ہوں ترے سنگِ در پہ جبین ہے

ترا عشق جانِ جہان ہے یہی روحِ دین و ایمان ہے
جسے تیرا عشق ہے مِل گیا وہ فرید ہے وہ معین ہے

تو ہے انبیاء کا امام بھی، ہیں فرشتے تیرے غلام بھی
وہ جو نوریوں کا ہے پیشوا تری رہگزر کا مکین ہے

تری عظمتوں تری رفعتوں پہ نثار بابرؔ ناتوان
نہیں تجھ سا کوئی جہان میں یہی اس کا پختہ یقین ہے

منقبت

نام ان کا اس جہاں میں کس قدر اونچا ہوا
ہرجگہ خواجہ نظام الدین کا چرچا ہوا

چاند شرمائے جو دیکھے تابشِ حسنِ نظام
ذرّہ ذرّہ خاکِ پا کا خوب ہے چمکا ہوا

خار بھی جنت بداماں ہیں ترے گلزار کے
تیرا ہر جاروب کش شاہوں سے بھی اعلیٰ ہوا

تو ہے وہ کہ اولیاء کہتے ہیں جس کو اولیاء
میرے خواجہ! تو زمانے بھر میں ہے یکتا ہوا

اپنے بیگانے ہیں محبوبِ الٰہی پر فدا
ہے کوئی محبوب ایسا جو کہ اُن جیسا ہوا

چھا گیا نورِ ہدایت مٹ گئیں سب ظلمتیں
جس طرف بھی میرے خواجہ کا رخِ زیبا ہوا

منتظر تیری نگاہِ ناز کا باؔبر بھی ہے
تیرے روئے پاک کے دیدار کا ترسا ہوا

آزادیِ نسواں

رازِ آزادیِ نسواں بے حیائی میں نہیں
اُن کے حق کی پاسداری خودنمائی میں نہیں
برسرِ بازار ان کی منہ دکھائی میں نہیں
مغربی افکار کی اِس رہنمائی میں نہیں

عزّت و ناموس پنہاں ہے فقط اِسلام میں
رازِ آزادیِ نسواں ہے فقط اسلام میں

دینِ حق نے کردیا برپا جہاں میں انقلاب
مرد و زن پہ کردیا ہے علم و فن کو بے حجاب
بنتِ حوّا سے اُٹھایا ظلم و ذلّت کا عذاب
کر کے پردے میں اُسے بخشی ہے عزّت بے حساب

بن سنور کے گھر سے باہر جو بھی عورت جائے گی
حکمِ قرآں کے مطابق جاہلہ کہلائے گی

حق سے محرومی نہیں اور علم پہ قدغن نہیں
دینِ احمد میں ستم کا ہلکا سا بھی ظن نہیں
علم لازم ہو نہ جس پہ کوئی ایسی زن نہیں
عریاں اندازوں کا لیکن نام علم و فن نہیں

صنفِ نازک جنسِ بازاری نہیں ارزاں نہیں
گھر سے باہر اُس کی عزّت کا کوئی امکاں نہیں

کوئی عورت بھی چلے گی بے حجابانہ اگر
اُس کی جانب ہو گئی مائلِ کتنے لوگوں کی نظر
سُن سکیں گے آپ کیسے ایسی بے ہودہ خبر
جا رہی ہے اِک حسینہ مہ جبیں دیکھو اُدھر

مرد کی غیرت سے قائم عورتوں کی عزّتیں
مرد ہی کے دم سے دائم عورتوں کی عزّتیں

عورتوں پہ ظلم ہوتا ہے جہالت کے سبب
جو شریعت سے ہو باہر ایسی غیرت کے سبب
میرے آقا کی ہدایت سے بغاوت کے سبب
دورِ نو اور دورِ کہنہ کی حماقت کے سبب

علم و تہذیب و ترقی اِک سنہری جال ہے
مغربی عورت کی عزّت آج بھی پامال ہے

علم دو پر بیٹیوں کو گھر بسانے کے لئے
اپنے خاوند اور بچوں سے نبھانے کے لئے
جب پڑے مشکل تو اپنا حق جتانے کے لئے
ہو نہ ہرگز اپنے خاوند سے لڑانے کے لئے

سورۂ النور کی آیات سکھلا دو اُنھیں
نیچی نظروں کی حیا کی بات سکھلا دو اُنھیں

مذہبِ اِسلام کو ہی یہ شرف حاصل ہوا
طبقۂ نسواں بھی اس میں علم کے قابل ہوا
سب سے پہلے عورتوں کے حق کا یہ حامل ہوا
پردہ بھی تو عورتوں کے حق میں ہے نازل ہوا

علم لازم جس نے زن پہ کردیا وہ کون ہے؟
اُس کے سر پہ جس نے ہے سایہ کیا وہ کون ہے؟

مال بھی بکتا ہو جس کے حسن کی تنویر سے
جس کی شہرت ہو زیادہ مال کی تشہیر سے
صنعتوں میں ہو ترقی جس کی اِک تصویر سے
ایسی عورت کا ہے ناطہ کیا بھلا تطہیر سے

- تیرا مخلص وہ نہیں جو تجھ سے اپنا کام لے
اپنے مطلب کے لئے جو تیرا دامن تھام لے

لوگ تیرا حسن دیکھیں تیری ذلّت اِس میں ہے
لوگ آنکھیں لیں جھکا کہ تیری عزّت اِس میں ہے
تیرے محرم میں ہو غیرت تو حفاظت اِس میں ہے
عقلمندی اِس میں ہے تیری ذہانت اِس میں ہے

تیرے حق کی پاسداری تیری آزادی ہے یہ
تیری ایسی گر ہو سیرت خانہ آبادی ہے یہ

مرد و عورت نوعِ انسانی سے ہیں با کرّوفر
کام دونوں کے جدا ہیں ایک دونوں کا سفر
نان و نفقہ سربراہی مرد پہ لازم ہے گر
عورتوں پہ ہے یہ لازم کہ سنبھالیں اپنا گھر

زندگانی کے سفر میں پیدا کر آسانیاں
دخترِ اسلام ! دے دِیں کے لئے قربانیاں